مجاوری کے لیے ترقی پسند ہونا شرط نہیں، انسان ہونا کافی ہوتا ہے۔ البتہ اتنا ضرور ہے کہ احمد ندیم قاسمی جیسا ترقی پسند انسان، انسان کے ہاتھوں انسان کے استحصال اور پھر اس استحصال کو فنکارانہ سطح پر داد وتحسین کی خاطر فنی معانی پہنائے جانے پر قدرے تلخ ہوکر کچھ یوں کہہ سکتا ہے:

کب تک میں روایات کی بات کرتا
فاقوں میں کرامات کی بات کرتا
تم زخم کو بھی پھول سمجھ لیتے ہو
کب تک میں کنایات کی بات کرتا

زندگی اور زندگی کے حقائق کو دھیمے، متین، سنجیدہ اور شائستہ لہجے میں بیان کرنے والا اردو ادب کا یہ عظیم شاعر اور ادیب ۱۰ جولائی ۲۰۰۶ کے سورج کی شعاعوں سے الجھتے ہوئے اس دار فانی سے کوچ کر گیا، انا للہ وانا الیہ راجعون۔

دن شعاعوں سے الجھتے گزرا
رات آئی تو کرن یاد آئی

دار العلوم دیوبند کے زیر اہتمام دو سالہ انگلش لینگویج اینڈ لٹریچر کورس کا اجرا کیا گیا ہے جس میں اس الوقت ۲۲ طلبہ شریک ہیں۔ کورس کے لیے نصاب NCERT کی مرتب کردہ نصابی کتابوں اور جامعہ ملیہ اسلامیہ کی جنرل انگلش برائے بی اے (پارٹ ون) پر مبنی ہے۔ روزانہ چھ پیریڈ ہوتے ہیں اور انگریزی بول چال، اردو سے انگریزی ترجمہ اور گریمر پر خصوصی توجہ دی جاتی ہے۔ کورس میں دار العلوم کے فارغ التحصیل طلبہ کو داخلہ دیا جاتا ہے اور تدریس کے لیے دار العلوم ہی کے فارغ التحصیل دو اساتذہ مقرر کیے گئے ہیں۔ کورس کے استاد محمد عبید اللہ نے بتایا کہ کورس میں شریک ہونے والے طلبہ آغاز میں انگریزی میں اپنا پتا بھی نہیں لکھ سکتے تھے۔ حال ہی میں کیلیفورنیا یونیورسٹی کے ایک ۱۸ رکنی وفد نے دار العلوم دیوبند کا دورہ کیا اور طلبہ کی انگریزی بولنے کی صلاحیت پر اطمینان کا اظہار کیا۔ وفد نے ان طلبہ کو امریکہ کا دورہ کرنے کی بھی دعوت دی۔

(ملی گزٹ دہلی، ۱۶۔۳۱ جولائی ۲۰۰۶)